ثبوتِ علوِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

مُصنّف

نبیرۂ اعلیٰ حضرت، جانشین حضور مفتی اعظم ہند، تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی

الحاج الشاہ حافظ وقاری محمد اختر رضا خان قادری ازہری

دامت برکاتہم العالیہ

مُرتّب

ڈاکٹر مولانا محمد شہاب الدین رضوی

ناشر

اسلامک ریسرچ سینٹر

۵۸/ کسگران، سوداگران

ثبوت جلوس محمدی ﷺ

از

نبیرۂ اعلیٰ حضرت جانشین مفتیِ اعظم تاج الشریعہ
حضرت علامہ مفتی الحاج الشاہ حافظ وقاری محمد اختر رضا خاں قادری ازہری
دامت برکاتہم العالیہ
(زیب مسند رشد وہدایت بریلی شریف)

مرتب: مولانا محمد شہاب الدین رضوی

ناشر

اسلامک ریسرچ سینٹر

۵۸۔ کنگران، سوداگران بریلی شریف (یوپی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلۂ اشاعت نمبر:۱۷

نام کتاب:--- ثبوت جلوس محمدی

مصنف:--- حضرت تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری

مرتب:--- مولانا محمد شہاب الدین رضوی

تصحیح:--- مولانا مفتی کوثر علی رضوی، مرکزی دارالافتاء

کمپوزنگ:--- مولانا محمد شفیق الحق رضوی (فون:09997662550)

باہتمام:--- حافظ غلام محی الدین رضوی، قاری صغیر احمد رضوی

سال اشاعت اول: صفر المظفر ۱۴۳۷ھ/نومبر ۲۰۱۵ء

صفحات:--- ۴۸

قیمت:---

ناشر

اسلامک ریسرچ سینٹر

۵۸۔ کنگران، سوداگران بریلی شریف (یوپی)

فون: 09837549282,09927506409,09873877274

E-mail:mrazvi.razvi@gmail.com WWW.ALAHAZRAT BOOKS.COM

هم سب مدینے چلیں

تم چلو ہم چلیں سب مدینے چلیں
جانب طیبہ سب کے سفینے چلیں
میکشو! آؤ آؤ مدینے چلیں
بادۂ خلد کے جام پینے چلیں
جی گئے وہ مدینے میں جو مر گئے
آؤ ہم بھی وہاں مر کے جینے چلیں
زندگی اب سر زندگی آ گئی
آخری وقت ہے اب مدینے چلیں
شوق طیبہ نے جس دم سہارا دیا
چل دیئے ہم کہا بے کسی نے چلیں
طائر جاں مدینے کو جب اڑ چلا
زندگی سے کہا زندگی نے چلیں
جان نور راہ جاناں میں یوں مل گئی
آنکھ میچی کہا بے خودی نے چلیں
راہ طیبہ میں جب ناتواں رہ گئے
دل کو کھینچا کہا بے کلی نے چلیں
اختر خستہ بھی خلد میں چل دیا
جب صدا دی اسے مرشدی نے چلیں

(حضرت تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری مدظلہ العالی)

حرف آغاز

نبی آخر الزماں سید عالم حضور نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت بروز دو شنبہ ۱۲/ربیع الاول شریف، ۲۲/اپریل ۵۷۱ء یکم جیٹھ، سمت ۶۲۸۔ قبل از صبح صادق شہر مکہ معظمہ میں ہوئی۔ آپ کی آمد و بعثت نے ظلمات کرۂ عالم کو مطلع انوار و برکات بنا دیا۔

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلع گراتے جائیں گے
نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

جلوس محمدی یعنی سرکار ابد قرار رحمت عالم نبی معظم حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش کے دن میلاد شریف پڑھنا، نور محمدی کے واقعات بیان کرنا، شیر خوارگی اور حضرت حلیمہ سعدیہ کے گھر پرورش کے حالات بیان کرنا، اجتماع کے ساتھ نظم و نثر نعت شریف پڑھنا، ولادت پاک کی خوشی میں جھنڈے و بینر لگانا، گھروں کو سجانا، شیرنی تقسیم کرنا، جلوس نکالنا، غرضیکہ خوشی و مسرت کا اظہار حسن طریقے سے ہو وہ مستحب و جائز و مستحسن اور باعث برکت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم میں حکم فرمایا۔ و اذکروا نعمة الله علیکم ۔ اے میرے بندو تم پر جو اللہ تعالیٰ کی نعمت اتری اس کا ذکر کرو، اور حضور صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری اللہ کی بڑی نعمت ہے۔ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق۔ وہ قدرت والا جس نے اپنے پیغمبر اسلام کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا، غرض یہ کہ بہت سی آیات قرآنیہ ہیں جن میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا خوب تذکرہ کیا گیا ہے۔ اور اس کو "میلاد مصطفےٰ" اور "جلوس محمدی" کہتے ہیں کہ اس کا ذکر سنت الیہ ہے۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے میلاد کے پڑھوانے میں ایک درہم صرف کیا تو وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا، اور امیر المؤمنین حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ جس نے میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت کی تو اس نے اسلام کو زندہ کیا، امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے میلاد نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھوانے میں ایک درہم خرچ کیا تو گویا وہ جنگ بدر و حنین میں حاضر ہوا، ادھر امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے میلاد نبی کریم کی عظمت کی، اور اس کے پڑھوانے کا سبب بنا تو وہ دنیا سے ایمان لیکر نکلے گا، اور بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہوگا۔

اب رہی یہ بات کہ موجودہ دور میں جلوس محمدی کی جو شکل و ہیت ہے اس کی ابتداء کہاں سے ہوئی، مورخین نے لکھا ہے کہ سب سے پہلے شیخ المشائخ حضرت امام عمر بن محمد موصلی قدس سرہ نے اپنے شہر موصل (عراق) میں ۶۰۴ھ کو

ایجاد کیا، اور آپ کی پیروی و اتباع کا فخر سلاطین اسلام میں سب سے پہلے سلطان ظفر الدین شاہ اربل کو حاصل ہوا۔ بادشاہ نے اس وقت کے مشہور زمانہ علماء فقہا اور محدثین کو مدعو کیا، اور ان کے مشورہ سے جلوس محمدی کے عمل خیر کو نہایت ہی عظیم الشان طریقے سے نکالتے رہے۔

میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موضوع پر سب سے پہلی باضابطہ کتاب حضرت علامہ ابوالخطاب بن وحیہ قدس سرہ نے کتاب التنویر فی مولد السراج المنیر کے نام سے تصنیف فرمائی۔ جو صحابی رسول حضرت وحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے تھے۔ بادشاہ ظفر الدین شاہ کے دور میں تمام اجماع کے ساتھ جلوس کی شاندار تقریبا ہوتی رہیں۔ اور یہ سلسلہ ان کے انتقال ۶۳۶ھ تک یعنی (۳۲) بتیس سال تک بلا انکار چلتا رہا۔ اس اجماع علماء امت کے پچاس سال بعد عظمت نبی کے منکرین و حاسدین کے امام ۶۵۴ھ میں پیدا ہوا۔ اس نے جمہور علماء کرام وامت کے خلاف ایک کتاب بنام ”رد عمل المولد“ لکھی، جس کی اشاعت کے بعد تمام علماء وفقہاء نے رد بلیغ فرمایا۔ اور بدستور تمام ممالک اسلامیہ جمہوریہ میں جلوس واجلاس ہوتے رہے۔

ہندوستان میں منکر جلوس محمدی مولوی محبوب علی جعفری ۱۲۰۰ھ میں پیدا ہوا، اس نے چالیس سال کے بعد ۱۲۴۰ھ میں انکار میلاد النبی پر رسالہ لکھا، جس کے رد میں حضرت علامہ شاہ احمد سعید مجددی دہلوی نے ایک کتاب ”اثبات المولد والقیام“ تالیف فرمائی، پھر اس اجماع کے چھ سو اٹھانوے (۶۹۸) میں ایک عالم نے چار ورقی فتوی صادر کیا، جسمیں میلاد شریف کو بدعت و

ضلالت کہا گیا۔ ابھی زیادہ دن نہیں گزرے تھے کہ اسی مطبع ہاشمی میرٹھ سے دوسرا فتوئی چوبیس صفحات پر مشتمل چھپ کر منظر عام پر آیا، اس فتوی میں پہلے فتوی کے مقابل میلاد شریف کی زیادہ مذمت کی گئی تھی۔ اور جلوس محمدی کو کنہیا کے جنم سے تشبیہ دی گئی۔ مذکورہ فتوی کی اشاعت کے بعد امت مسلمہ میں ایک بے چینی اور بیقراری کی کیفیت پیدا ہوگئی تھی۔ اس کا رد ضروری محسوس کرتے ہوئے حضرت علامہ عبدالسمیع انصاری بیدل رام پوری نے ”انوار ساطعہ“ کے نام سے دیا، اس کتاب کو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری فاضل بریلوی قدس سرہ نے مطالعہ فرما کر ایک بہترین تقریظ تحریر فرمائی۔ دوسری طرف منکرین رسالت کے سرخیل مولوی اولاد حسین قنوجی کے رسالہ کا رد حضرت علامہ شاہ محمد سلامت اللہ نقشبندی مجددی رام پوری نے ”اشباع الاسلام“ کے نام سے دیا، اور فرمایا کہ جو لوگ محسن عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کو کہنیا کے جنم سے تشبیہ دیتے ہیں، وہ اپنے واسطے جہنم کے کھولتے انگارے میں جگہ بنا رہے ہیں۔

پیداء جس دن سے محمد سا نبی ہے
یہ شادی میلاد رسول عربی ہے
تعظیم کھڑے ہو کر بجالاؤ ادب سے
اس کام کا انکار بڑی بے ادبی ہے

بریلی ضلع کے قریب ہلدوانی میں فروری ۱۹۸۰ء کو جلوس محمدی پر حکومتی طور پر پابندی لگا دینے کے بعد مسلمانوں میں اضطراب پیدا ہوگیا، اور احتجاجی مظاہرہ کے بعد اجازت مل گئی، بعدہٗ یہی صورت حال رام پور شہر میں پیدا ہوئی

تھی۔نواب کلب علی خاں والی ریاست کے زمانہ میں عرصہ دراز تک جلوس نکلتا رہا، پھر مولوی وجیہ الدین احمد خاں نے بدعت اور ناجائز قرار دیدیا، ۱۹۸۳ء/۱۴۰۴ء میں آستانہ حمالیہ نقشبندیہ کے سجادہ نشین حضرت حافظ شاہ لئیق احمد جمالی نے اس پر علماء کرام ومفتیان عظام سے استفتاء قائم کیا، جس پر ملک و بیرون ممالک مفتیان عظام نے فتاویٰ صادر فرمائے۔اس استفتاء کے جواب میں جانشین مفتی اعظم تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری دامت برکاتہم العالیہ نے بھی ایک تفصیلی فتوی تحریر فرمایا۔ان تمام فتاوی کو استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی سید شاہد علی رضوی حسنی حسینی قاضی شرع ضلع رام پور و شیخ الحدیث الجامعۃ الاسلامیہ نے فضیلت سیدی فی ثبوت جلوس محمدی (۱۴۰۴ء) کے نام سے مرتب فرمایا جس کو "انجمن فیضان جمال" نے شائع کیا تھا۔حضرت تاج الشریعہ کے اس فتوی کی اہمیت وافادیت کے پیش نظر افادۂ عام کے لئے دو بارہ مرتب کر کے شائع کیا جارہا ہے، ساتھ ہی حضرت علامہ مفتی قاضی عبدالرحیم بستوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علامہ مفتی سید شاہد علی رضوی محدث رام پوری کے فتاوی کو بھی شامل اشاعت کرلیا گیا ہے۔

سگ در آستانہ عالیہ رضویہ
احقر محمد شہاب الدین رضوی غفر لہ
(۱۱/نومبر۲۰۱۴ء)

استفتاء

ثبوت جلوس محمدی ﷺ

سوال :

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین دریں مسئلہ کی محسن انسانیت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولادت باسعادت کی خوشی میں چراغاں کرنا، اور بارہ ربیع الاول شریف کو جلوس محمدی نکالنا، اس میں حمد ہائے پروردگار عالم ونعت ہائے رسالت پڑھنا، اور بارگاہ رسالت میں درود وسلام کے نغمے پیش کرنا عندالشرع جائز ہے کہ نہیں؟

زید کہتا ہے کہ استقبال کا جلوس اور روانگی پر مشایعت کا جلوس تو ضرور ثابت ہے، اس کے علاوہ نہیں۔جلوس کی شکل میں اجتماعی حیثیت سے بازاروں میں گشت کرنا ثابت نہیں، چونکہ یوم ولادت پر نہ استقبال ہے نہ مشایعت، اس لئے اس موقع پر بھی جلوس نکالنا ثابت نہیں، بلکہ بارہ ربیع الاول کا جلوس محمدی مثل ایک ڈرامہ کے ہے، اور شریعت میں ڈرامہ کی کوئی اصل نہیں، نیز یہ سکھوں، جینیوں، شرنارتیوں کی سی نقل ہے۔

دریافت طلب یہ امر ہے کہ زید کا قول استقبال ومشایعت پر تو ضرور جلوس

ثابت ہے، اس کے علاوہ نہیں، عند الشرع درست ہے کہ نہیں؟ عدم صحت کی صورت میں جو جلوس تاریخی روشنی میں ثابت ہیں ان کو مفصل بیان فرمائیں، زید کا جلوس محمدی کو ڈرامہ، سکھوں، اور جینیوں، شرنارتیوں کے جلوس سے تشبیہ دینا عند الشرع کیا حیثیت رکھتا ہے۔ مفصل طور پر کتب معتبرہ کے حوالے جات، نیز عربی، فارسی عبارات کے تراجم کے ساتھ جواب شافی وکافی مرحمت فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

نوٹ:

دار الافتاء کی مہر ادارہ کے دیگر علماء کرام کے دستخطوں سے فتویٰ مزین فرمانے کی زحمت فرمائیں۔

المستفتی:

لئیق احمد جمالی

سجادہ نشین آستانہ جمالیہ نقشبندیہ، جمال نگر باجوڑی ٹولہ رامپور

فتویٰ

جانشین حضور مفتی اعظم تاج الشریعہ

الجواب اللھم ھدایۃ الحق والصواب:

حضور سید عالم نور مجسم فخر آدم حضرت مولانا وسیدنا محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ روحی فداہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبنہ الکریم الغوث الجیلانی وحزبہ وبارک وسلم کی ولادت باسعادت اللہ سبحنہ وتعالیٰ کی عظیم آیت، اور اس کی بڑی نشانی، اور ہم مسکینوں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے گداؤں پر رب قدیر کی بے بہا منت ہے جس کا ذکر خود وہ منعم حقیقی اپنے کلام قدیم میں فرماتا ہے کہ لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم الآیۃ یعنی اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہیں میں سے رسول (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و آلہ وصحبہ الکریم) بھیجا۔

آیات سے ثبوت:

نیز فرماتا ہے قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین بے شک تمہارے پاس اللہ کا نور (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اور روشن کتاب آئی، نور سے مراد حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔

خازن میں ہے یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما سماہ اللہ نورا لانہ

یهتدی به کما یهتدی بالنور فی الظلام (ترجمہ) یعنی نور سے مراد حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ہیں، اللہ نے ان کا نام اسی لئے نور کہا کہ وہ ہدایت کا ذریعہ ہیں، جس طرح اندھیرے میں روشنی سے راہ ملتی ہے۔

مدارک میں ہے:

اول النور محمد علیه السلام لانه یهتدی به کما سمی سراجا: یعنی نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وآلہ وصحبہ وسلم ہیں، اس لئے کہ ان سے سیدھی راہ ملتی ہے، جیسے آپ کا نام سراج ہے۔

نیز فرماتا ہے:

اپنے جلال وعزت کی قسم یاد فرماتے ہوئے کہ لام آیت لام توطۂ للقسم ہے۔ قد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ماعنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم ، یعنی مجھے (اللہ کو) اپنے عزت و جلال کی قسم بے شک تمہارے پاس رسول آیا۔ جو تمہیں میں سے ہے، جس پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے، اور تمہارے بھلے کا بہت خواہش مند، اور مسلمانوں پر خاص [illegible] ریم ہے۔

نیز فرماتا ہے:

والعصر یعنی قسم ہے زمان برکت نشان محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی، اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے زمان برکت نشان کی قسم یاد فرمائی۔

زمان برکت نشان:

تفسیر خازن میں ہے:

وقیل اراد بالعصر زمان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اقسم بزمانه کما اقسم بمکانه فی قوله لا اقسم بهذا لبلد و انت حل بهذا البلد نبه بذلك علی ان زمانه افضل الازمان و اشهر فهاه:

یعنی اور کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا زمانہ مراد لیا ہے، جیسے اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے مکان کی قسم یاد فرمائی، یوں فرما کر کہ مجھے قسم ہے اس شہر کی، درانحالیکہ اے محبوب تم اس شہر میں مقیم ہو، اللہ تعالیٰ نے اس طور سے اس طرف متوجہ کیا کہ حضور علیہ السلام کا زمانہ سب زمانوں سے افضل و اعلیٰ ہے، اور آدمی کا زمانہ وہ ہے جس میں وہ موجود ہو، تو بالبداہت یہ زمانے کی قسم روحی فداہ سیدنا جان عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وآلہ وصحبہ وسلم کی ولادت کی مقدس ساعت کو بھی شامل ہوئی، اور باعتبار عموم عصر (زمان) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وآلہ وصحبہ وسلم جملہ احوال حیات و وصال کو شامل ہوئی، اور اس میں ہمارے نبی عظیم الشان علیہ الصلاۃ والسلام کی فضیلت سیدنا عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام پر، بلکہ سب نبیوں پر ظاہر ہوئی، کہ ان کی نسبت فرمایا تھا وسلام علیه یوم ولد و یوم یموت الآیۃ یعنی عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام پر سلام ہو، جب وہ پیدا ہوئے، اور جب وہ انتقال فرمائیں، اور جب زندہ اٹھائیں جائیں گے، اور یہاں زمان محمد مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء کی قسم یاد فرما کر اس کی عزت افزائی فرمائی،

اور قسم بھی پورے زمانہ کی یاد فرمائی، اور جب خدائے قدیر نے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ اور روح اللہ عیسیٰ صلی اللہ تعالیٰ تعالیٰ علیہما وسلم کی ولادت کی یوں شان بڑھائی، تو بالضرورۃ ثابت ہوا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ولادت اللہ تعالیٰ کی عظیم آیت ہے، جسے یاد رکھنا، اور اس کا ذکر کرنا عین سعادت ہے، اور اللہ تعالیٰ کی عین رضا ہے، اور کیوں نہ ہو کہ اس نے خود اپنے فضل ورحمت کی خوشی منانے کا حکم دیا ہے۔

جواز جلوس:

قال تعالیٰ قل بفضل الله و برحمة فبذالك فليفرحواهو خيرا مما يجمعون ۔تم فرماؤ کہ اللہ ہی کے فضل، اور اسی کی رحمت، اور اسی پر چاہیئے کہ خوشی کریں، وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے (ترجمہ رضویہ)

اور عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وآلہ وصحبہ وسلم کا جلوس اس میلاد مبارک کی خوشی منانے، اور اس کی یادگار قائم رکھنے کی ایک شکل ہے، جو بلاشبہ آیت کریمہ کے حکم احکم کی تعمیل ہے۔ اور اگر یہ آیت کریمہ اور دیگر آیات بھی نہ ہوتیں تو اس جلوس کے جواز کے لئے یہی کافی تھا کہ قرآن وحدیث میں کہیں اس سے ممانعت وارد نہ ہوئی، اور حرام وہی ہے جو شرعاً ممنوع ہو، تو اس پر جلوس مذکور کے ناجائز وحرام ہونے کی بنا رکھنا کہ جلوس مذکور ثابت نہیں غلط وباطل ہے، بلکہ اس وجہ سے جلوس مذکور کو ناجائز کہنا خود ناجائز ہے کہ قرآن کریم بلا دلیل کسی شے کو محض بزور زبان حرام کہنے سے صاف منع فرماتا ہے

چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ولا تقولوا لما تصف السنتكم الكذب هذا حلال و هذا حرام (الآیۃ)۔ یعنی اسے نہ کہو جس کو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں کہ یہ حلال ہے، اور یہ حرام ہے۔

اور جب کہ معترض کو یہ تسلیم ہے کہ استقبال کا جلوس ثابت ہے تو اس جلوس کی یاد کو بذریعہ جلوس قائم کرنے سے کون سی آیت، کون حدیث مانع ہے، هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين لاؤ اپنی دلیل اگر تم سچے ہو۔

حضرت عیسی کی دعا:

حاشا اللہ ہماری شرع مطہر یادگاروں کو بھلانے کی ترغیب نہیں دیتی، بلکہ یادگاروں کو قائم کرنے کی تلقین دیتی ہے، بلکہ یادگاروں کو قائم فرماتی ہے۔ اس کے ثبوت میں وہ آیت جو کچھ پہلے تلاوت ہوئی دلیل کافی ہے، اور سنئے اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کے حواریوں کی طلب پر حضرت عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ دعا کرنا حکایت فرماتا ہے۔

قال عيسیٰ بن مريم اللهم ربنا انزل علينا مائدة من اسماء تكون لنا عيد الاولنا وآخرنا وآية منك (الاية)

یعنی عیسیٰ بن مریم علی نبینا وعلیہ السلام نے عرض کی کہ اے اللہ، اے ہمارے رب، ہمارے اوپر آسمان سے خوان اتار دے جو ہمارے اگلے پچھلوں کے لئے عید ہو جائے۔

خازن میں اس کے تحت فرمایا والمعنیٰ نتخذ ذلك اليوم الذی تنزل فيه المائدة عيد المعظمه و نصلی فيه نحن و من يجئ من بعد

نـــا۔ یعنی مطلب یہ ہے کہ ہم اس دن کو جس میں خوان اترے عید وخوشی کا دن بنا لیں، جس کی ہم تعظیم کریں، اور اسی میں نماز پڑھیں، ہم اور ہمارے بعد آنے والے لوگ۔

اللہ کے دنوں کی یاد:

نیز فرماتا ہے:

رب قدیر تعالیٰ وتقدس واذکروا نعمة اللـه علیکم یعنی اللہ کے احسان کو اپنے اوپر یاد رکھو، اور شک نہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو ہم میں بھیجکر عظیم احسان فرمایا ہے۔

نیز فرماتا ہے:

وذکرھم بایم الله یعنی لوگوں کو اللہ کے دنوں کی یاد دلاؤ۔ اور شک نہیں کہ وقائع عظیم جنہیں خدا نے ایام اللہ فرمایا، ان میں سب سے بڑا یوم ولادت سرکار رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وسلم ہے کہ سارے وقائع واحوال اسی دن کا صدقہ ہیں۔ اب اس امر کا کہ شرع مطہر یادگاریں قائم فرماتی ہے، ثبوت لیجئے قال تعالیٰ و اتخذوا من مقام ابراھیم مصلی یعنی ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز پڑھنے، دعا مانگنے کی جگہ بناؤ۔

مقام ابراہیم سے وہ پتھر مراد ہے، جس پر حضرت سیدنا ابراہیم علی سیدنا محمد وعلیہ الصلوۃ والسلام نے کھڑے ہو کر تعمیر کعبہ فرمائی۔ اس میں آپ کے قدموں کا نشان بن گیا۔ آیت کریمہ میں اس کے نزدیک نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ اسی لئے مقام ابراہیم کے پاس نماز پڑھنے کا حکم ہے، یا حضرت ابراہیم علیہ

السلام کے وہ مواقف حج مراد ہیں، جہاں سیدنا ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام حج کے دوران جلوہ فرما ہوئے، ان تمام جگہوں پر آیت کریمہ دعا کرنے کا حکم فرما رہی ہے۔ اس تفسیر پر تمام مواقف حج، اور افعال حج سیدنا ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی یادگار ٹھہرتے ہیں، اور منیٰ اور عرفات وغیرہ تمام جگہوں پر مجمع حجاج ان یادوں کا جلوس ہے۔

یادگار حضرت ابراهیم علیه السلام:

مدارک میں اسی آیت کے تحت ہے:

وقلنا اتخذوا منه موضع صلوة تصلون فيه و عنه عليه السلام انه اخذ بيد عمر فقال هذا مقام فقال عمرا فلا اتخذه مصلى فقال عليه السلام لم او مر بذالك فلم تغب الشمس حتى تزلت و قيل مصلى نور فقال ابراهيم الحجر الذى فيه اثر قدميه و قيل الحرم كله مقام ابراهيم۔

یعنی ہم نے فرمایا کہ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالو، کہ تم سب اس کے قرب میں نماز پڑھو، اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت ہے کہ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا یہ مقام ابراہیم ہے، تو حضرت عمر بولے کیا ہم اسے نماز کی جگہ نہ بنالیں، حضور علیہ السلام نے فرمایا مجھے اس کا حکم نہیں ہوا، تو سورج نہ ڈوبا تھا کہ آیت اتری، اور ایک قول یہ ہے کہ مصلیٰ سے مراد دعا کرنے کی جگہ ہے، اور مقام ابراہیم وہ پتھر ہے جس میں ان کے قدموں کا نشان ہے، اور یہ بھی کہا گیا کہ سارا حرم مقام ابراہیم ہے۔

تبیین الحقائق میں ہے:

اختو الطواف بالاستلام و قد ذکرناه و انتم برکعتین فی المقام او فی ای موضع تیسر لك من المسجدالحرام و هذا الصلوة واجبة عندنا۔

یعنی ہم بیان کر چکے کہ طواف کو سنگ اسود کا بوسہ لے کر ختم کرو، اور ختم پر مقام ابراہیم میں یا مسجد حرام میں جہاں جگہ ملے وہاں دو رکعت پڑھو، اور یہ نماز حنفی مذہب میں واجب ہے، نیز عرفہ کا دن جس میں لاکھوں کا جلوس عرفات میں ہوتا ہے، سید الانس والجان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر آیہ کریمہ

اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت عليكم نعمتی و رضيت لكم الاسلام ديناه۔

یعنی آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین پورا فرمایا، اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی، اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند فرمایا۔ کی یادگار ہے، اور اس دن جمعہ پڑے تو اور بھی فضیلت افزوں ہے، کہ جمعہ کا دن بھی روز عید ہے، اور کمال خلق و کمال زیادت کی یادگار ہے۔ یعنی اسی دن اللہ تعالیٰ نے خلق کی تکمیل فرمائی، اس لئے اللہ تعالیٰ نے جمعہ کو مسلمانوں کے لئے روز عید فرمایا، جس میں مسلمانوں کی جگہ جگہ جمعیت عظیمہ (جلوس) نظر آتی ہے۔

تکمیل دین کا دن:

خازن میں ہے:

عن طارق بن شهاب قال جاء رجل من اليهود الی عمر بن

خطاب فقال يا امير المومنين آية فی كتابكم تقرء ونهالو علينا نزلت معشرا يهود لا تخذنا ذلك اليوم عيدا قال فای آية قال اليوم اكملت لكم دينكم الآية فقال عمرانی لاعلم اليوم الذی نزلت فيه ولمكان الذی نزلت فيه نزلت علی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم بعرفات فی يوم الجمعة اشار عمرالی ان ذلك اليوم يوم عيدلنا

یعنی حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص یہود میں سے حضرت عمر کے پاس آ کر بولا۔ کہ تمہاری کتاب میں ایک آیت جسے تم پڑھتے ہو، ایسی ہے کہ اگر ہم یہودیوں پر اترتی تو ہم اس دن کو عید کا دن کر لیتے، حضرت عمر نے فرمایا تو وہ کون سی آیت ہے، بولا اليوم اكملت لكم الآية تو حضرت عمر نے فرمایا کہ میں وہ دن جانتا ہوں جس میں یہ آیت اتری، اور وہ جگہ جانتا ہوں جہاں اتری، یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عرفات میں جمعہ کے دن اتری، حضرت عمر نے اشارہ کیا کہ یہ دن ہمارے لئے روز عید ہے۔

حاشیہ شامی علی التبیین میں ہے:

قال مجاهد فی قوله تعالیٰ خلق الله السموات ولارض فی ستة ايام قال اولها الاحد و آخرها الجمعة ۔ فلما اجتمع خلقتها يوم الجمعة جعله الله عيدا للمسلمين ۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو چھ دن میں بنایا، مجاہد نے اس آیت کے معنی یہ بتائے کہ ان چھ دن میں پہلا دن اتوار، اور آخری دن جمعہ ہے،

تو جب جمعہ کو آسمان وزمین کی خلقت مجتمع ہوئی اللہ تعالیٰ نے اس دن کو مسلمانوں کی عید کردیا۔

یہاں سے ظاہر ہوا کہ مدعی کا یہ دعویٰ کہ استقبال کا جلوس اور روانگی پر مشایعت کا جلوس تو ضرور ثابت ہے، اس کے علاوہ نہیں غلط ہے، بحمدہ تعالیٰ ہم نے اپنے ان کلمات میں کتنے یادگار جلوس کا پتہ دیا۔ طواف وسعی، وقوف عرفہ و مزدلفہ وقیام منیٰ وجمعہ جمعرات، یہ سب یادگاریں جلوس ہیں، اور جلوس محمدی کے لئے یہ سب سند جواز ہیں، اور مدعی کا استقبال وروانگی پر جواز کی بنا رکھنا سرے سے غلط ہے، بلکہ بنائے کار وہی آمد آمد کی یاد ہے، جسے قائم رکھنا عین مطلوب شرع ہے، اور مدعی کا اسے ڈرامہ کہنا بھی دریدہ دہنی وشدید گستاخی ہے، جو افعال مذکورۂ حج ودیگر عبادات کو بھی نہیں چھوڑتی کہ افعال مذکورہ سیدنا ابراہیم واسمعیل وحضور علیہم السلام کے افعال کی نقل ہیں، تو اس کے طور یہ تمام افعال حج وجمعہ وجماعت وتمام آداب نماز ذرامہ ٹھہرتے ہیں ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

تو منہ بھر کے ان سب امور کو حرام وناجائز کہدے، اور اسے سکھوں اور جینیوں کی نقل کہنا بھی غلط ہے، اتنی مشابہت کہ (ہم سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وآلہ وصحبہ وسلم کی ولادت کی خوشی مناتے، اس کی یاد قائم رکھتے ہیں، اور سکھ وغیرہ بھی اپنے زعماء کی پیدائش کی خوشی مناتے ہیں) ہوجانا جلوس محمدی کی حرمت کی وجہ بن سکے کہ غیر مسلموں سے مشابہت امور مذمومہ میں حرام ہے، اور ولادت کی خوشی کرنا مذموم نہیں، اور ان سے مشابہت کا قصد مطلق ممنوع ہے، اور امور غیر مذمومہ میں مشابہت ہوجانا کچھ مضائقہ نہیں رکھتا، کہ کھانے پینے وغیرہ امور عادیہ میں ہم بھی ان کے شریک ہیں۔

یہود سے تشبہ کا حکم:

درمختار میں ہے:

لان التشبہ بھم لایکرہ فی کل شی بل فی المذموم و فیما یقصدبہ التشبہ۔

یعنی یہود وغیرہم سے تشبہ ہر چیز میں ناجائز نہیں، بلکہ بری باتوں میں تشبہ ناجائز ہے، اور جب قصداً مشابہت کی جائے تو ناجائز ہے۔ بالجملہ جلوس محمدی مذکور جو حمد ونعت پر مشتمل ہوتا ہے، اور اس میں کوئی امر منکر نہیں ہوتا، جائز وخوب ہے۔ اسے ناجائز بتانا، اور ڈرامہ کہنا شرع مطہر پر بہتان اور شدید گستاخی ہے، اور کھلی گمراہی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

(۲۸ رمحرم الحرام ۱۴۰۴ھ)

تصدیقات علمائے کرام ومفتیان عظام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) الجواب صحیح:

حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خوب اپنی ولادت کی یاد منائی ہے، چنانچہ پیر شریف کوروزہ رکھنے کی وجہ یہی فرمائی کہ ھذا الیوم ولدت فیہ او کما قال صلی للہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ وہ دن ہے جس میں پیدا ہوا، تو جس دن کی یاد خود حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منائیں، اس کو ڈرامہ کہنا حضور کی یاد منانے پر بھی گستاخانہ اعتراض ہے، واللہ تعالیٰ اعلم ثم رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم

محمد احمد جہانگیر غفرلہ

شیخ الحدیث الجامعۃ الاکبریہ لونی شریف کچھ بھوج (گجرات)

سابق شیخ الحدیث ومفتی دارالعلوم منظر اسلام سوداگران بریلی شریف

(۲) الجواب صحیح:

تحسین رضا غفرلہ

شیخ الحدیث جامعہ نوریہ رضویہ باقر گنج بریلی

(۱۰ رصفر المظفر ۱۴۰۴ھ)

(۳) صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم:

قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

دارالافتاء منظر اسلام سوداگران بریلی شریف

(۴) الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم:

بہاء المصطفےٰ قادری مدرس منظر اسلام، صدر مدرس جامعۃ الرضا بریلی

(۵) الجواب صحیح:

مناظر حسین قادری

مدرس مدرسہ منظر اسلام بریلی

(۶) ۷۸۶/۹۲ـ جلوس مذکورہ فی السوال کو ناجائز قرار دینا صحیح نہیں لان لا مانع لہ من الشرع المطہر یہ بلاشبہ مباح ہے، جب کہ کوئی امر منکر اس میں شامل نہو، جیسے ڈھول باجے، ہاتھیوں کی سواری، فلمی ریکارڈنگ وغیرہ من المنکرات، والجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

محمد صالح منڈنپوری بریلوی عفی عنہ

(۷ رصفر المظفر ۱۴۰۴ھ)

سابق مدرس منظر اسلام بریلی

حال شیخ الحدیث جامعہ الرضا متھرا پور بریلی

(۷) ہذا الجواب صحیح:

عبدالخالق نوری مدرس منظر اسلام بریلی شریف

(۸) الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم:

فقیر سید محمد عارف رضوی

خادم حدیث دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف (۱۴۰۴ھ)

فتویٰ

فاضل جلیل عالم نبیل حضرت مولانا مفتی قاضی عبدالرحیم صاحب بستوی
مفتی منظر اسلام رضا نگر بریلی شریف

الجواب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بیشک محسن عالم نور مجسم سید البشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خوشی منانا، اور اظہار سرور وفرحت کرنا جائز ودرست ہے، اور اظہار مسرت وشادمانی کرنا باعث خیرات وبرکات ہے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ یستحب لنا اظہار الشکر بمولدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ولادت کے دن اظہار شکر مستحب ہے، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں

ابولہب بولادت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ثوبیہ آزاد کردہ در عذاب و لے تخفیف کردروز دوشنبہ ازو لے عذاب برداشت چنانچہ در حدیث آمدہ است و در یجاسنت ست مر اہل موالید را کہ در شب میلاد آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرور کنند وبذل اموال نمایند (مدارج النبوۃ ج۲ ص۲۶)

یعنی ابولہب کی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی خوشی ثوبیہ کے آزاد کرنے کی بنا پر عذاب سے تخفیف ہوئی کہ پیر کے دن اس سے عذاب اٹھالیا جاتا ہے، جیسا کہ حدیث میں وارد ہے، تو اس جگہ سے میلاد کرنے

والوں کے لئے سند میلاد کی ہوئی کہ وہ اس دن خوشی کریں، سرور منائیں، جشن میلاد کریں، اور اپنے اموال خرچ کریں۔

یہی شیخ محقق قدس سرہ "ماثبت بالسنۃ" میں فرماتے ہیں:

قال ابن الجوزی فاذا کان ھذا ابولھب الکافر الذی نزل القرآن بذمہ جوزی فی النار لفرحہ لیلۃ مولد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فما حال المسلم من امۃ یسر بمولدہ و یبذل ماتصل الیہ قدرتہ فی محبۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و لعمری انما کان جزاءہ من اللہ الکریم ان یدخلہ بفضلہ العمیم جنات النعیم۔

یعنی علامہ ابن جوزی نے فرمایا کہ پس جب کہ وہ ابولہب جس کی مذمت پر قرآن نازل ہوا، اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت پر خوش کرنے کے سبب سے جہنم میں جزا دی گئی (عذاب میں تخفیف کی گئی) تو آپ کی امت کے اس مسلمان کی جزاء کا کیا عالم ہوگا، جو آپ کی پیدائش سے خوشی اور اظہار سرور کرے، اور استطاعت وقدرت بھر آپ کی محبت میں خرچ کرے، اور مجھے اپنی حیات کی قسم کی جزا اس کے سوا کچھ نہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اسے فضل وکرم سے جنات نعیم میں داخل فرمائے گا۔ اس سے عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جشن مسرت وسرور کا ثبوت ہوا، اور ذکر رسول علیہ الصلوۃ والسلام توفی الحقیقت ذکر خدا ہے۔

شفا شریف میں ہے:

جعلتك ذكرا من ذكری فمن ذكرك ذكری یعنی حق تبارک و

تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں اپنی یاد میں سے ایک یاد کیا، تو جو تمہارا ذکر کرے، اس نے میرا ذکر کیا، لہذا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر جس طریقہ سے بھی کیا جائے، وہ جائز وباعث ثواب ہے، جلوس کی شکل میں یاد کیا جائے یا میلاد شریف وقیام کے ذریعہ، یا نعت شریف کے ذریعہ ہر طرح جائز ہے، زید بے قید غلط کہتا ہے، جلوس استقبال ثابت ہے، تو جلوس جشن عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ثابت کہ وہ عین ذات اقدس کا استقبال تھا، اور یہاں ذکر ذات مقدس کا استقبال ہے، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے استقبال کیا، اور باقی امت کے لئے استقبال ذکر کا جلوس میسر ہوا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر دونوں سے ظاہر وباہر ہے، اور تعظیم وتوقیر کا کوئی خاص طریقہ شریعت مطہرہ نے مقرر نہ فرمایا، بلکہ مطلقاً تعظیم وتوقیر کا حکم فرمایا ہے، تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم جس طریقے سے کی جائے گی حسن ومحمود ہے۔ اور اس کے لئے تصریح صریح کی ضرورت نہ ہوگی، ہاں اگر کسی خاص طریقہ کی برائی شریعت مطہرہ سے ثابت ہو جائے تو وہ ضرور ممنوع ہوگی۔

علامہ ابن حجر مکی جوہر منظم میں فرماتے ہیں:

تعظیم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بجمیع انواع التعظیم لیس فیہا مشارکۃ اللہ تعالیٰ فی الالوہیۃ امر مستحسن عند من نور اللہ ابصارھم یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم تمام اقسام تعظیم کے ساتھ جن میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ الوہیت میں شریک کرنا نہ ہو ہر طرح مستحسن ہے، ان حضرات کے نزدیک جن کی آنکھوں کو اللہ نے نور بخشا ہے، اور جس کی

آنکھوں پر عداوت رسول کی عینک لگی ہے، اسے ڈرامہ اور کنہیا کے جنم سے مشابہت کا شبہ لگنا بعید نہیں، اسے سکھوں، جینیوں، شرنارتھیوں کا سا جلوس ضرور نظر آئے گا، اس کے دل پر مہر الٰہی ثبت ہو چکی ہے، تو اسے کب نظر آئے کہ ومن یعظم شعائر اللہ فمنہا من تقوی القلوب جو خدا کے نشانوں کی تعظیم کرے تو وہ بیشک دلوں کی پرہیزگاری ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر کونسی اللہ کی نشانی ہوگی، اسے کب حرمت الٰہیہ کا پاس ہے کہ وہ ومن یعظم حرمات اللہ فھو من خیر لہ عند ربہ (ترجمہ) جو تعظیم کرے خدا کی حرمتوں کی تو یہ بہتر ہے اس کے لئے اس کے رب کے یہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر کونسی حرمت الٰہیہ ہوگی۔ باللہ العظیم وہ اعظم شعائر اللہ ہیں، وہ عظمتوں کے مینار ہیں، وہ اصل ایجاد عالم ہیں، وہ باعث تخلیق دو عالم ہیں، وہ تمام نعمتوں کی اصل ہیں، ان کا ذکر ان کی تعظیم ان کی تکریم فرض اعظم ہے، ان کے ذکر کا جلوس مذکورہ بالا آیات کی روشنی میں جائز ومستحسن ہے۔ اور اسے ڈرامہ کہنے والا خاطی وگنہگار ہے، اس کے پاک جلوس کو سکھوں، جینیوں کے جلوس سے تشبیہ دینے والا اخطا کار وگنہگار وبے ادب ہے۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون واللہ الہادی وھو تعالیٰ اعلم۔

کتبہ

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفر القوی

دار الافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

(۱۲؍ربیع الآخر ۱۴۰۳ھ)

تصدیقات علمائے کرام ومفتیان عظام

(۱)باسمہ تعالیٰ حامداًو مصلیا و مسلما علی حبیبہ الاعلیٰ الجواب صحیح والمجیب نجیح:

محمد احمد جہانگیر غفرلہ
شیخ الحدیث منظر اسلام بریلی شریف

(۲)قد صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب:

محمد ارشاد القادری رامپوری
خادم دار العلوم اہلسنت جسپور

(۳)الجواب صحیح:

محمد فاضل رضوی القادری غفرلہ
خاکپائے غبارِ راہ مفتی اعظم ہند خادم جامعہ مظفریہ برکات العلوم داتا گنج بدایوں شریف
مہتمم مدرسہ رضا اسلام نوری فتح گنج پچھمی ضلع بریلی

(۴) قاری محمد عمر خانصاحب ضلع چتوڑگڑھ راجستھان (قصبہ ساوا خاص)

(۵) فقیر محمد احمد رضوی قاسمی غفرلہ محلہ پکریا پیلی بھیت

(۶)الجواب صحیح والمجیب نجیح:

ارشد القادری
خادم جامعہ فیض العلوم جمشید پور، بانی جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء دہلی

(۷) محمد فیض العارفین غلام آسی حسنی
خانقاہ ابو العلائیہ بھیسوڑی شریف، ملک ضلع رامپور

(۸) محمد مبین الہدیٰ قادری
گدائے آستانہ عالیہ قادریہ نوریہ بیت الانوار گیوال، شہر گیا (جھارکھنڈ)

(۱) عباس علی رضوی

الجواب بعون الملک العزیز الوھاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی باذنہ تقوم السماء والصلوۃ والسلام علیٰ من قامت بہ ارکان الشریعۃ الغراء سیدنا ومولانا محمد ن الذی قامت فی مولدہ ملائکۃ العلیاء و علی الہٖ و صحبہٖ القائمین باداب تعظیمہ فی الصبح و المساء اما بعد .

جمہور اہل سنت و جماعت کے نزدیک اصل اشیاء میں اباحت (جواز) ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبات من الرزق (پ۸۔سورۂ اعراف ع۴)

تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی، اور پاک رزق (کنزالایمان)

یا ایھا الذین امنوا کلوا من طیبات مارزقناکم واشکروا للہ ان کنتم ایاہ تعبدون. (سورہ بقرہ ۲پ رکوع ۲۱)

اے ایمان والو کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں، اور اللہ کا احسان مانو اگر تم اس کو پوجتے ہو (کنزالایمان)

ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تفسیرات احمدیہ ج ۱ ص ۳۴ میں اس آیت کریمہ کے تحت لکھتے ہیں یتمسک بمثل ھذہ الآیات علی ان الاصل فی الاشیاء الاباحۃ ما لم یقم دلیل الحرمۃ، ان جیسی آیات سے اس بات پر تمسک کیا گیا کہ اشیاء میں اصل مباح ہونا ہے، جب تک دلیل حرمت قائم نہ ہو۔

اصل اشیاء میں اباحت:

حدیث پاک میں ہے الحلال ما احل اللہ فی کتابہ والحرام ما حرم اللہ فی کتابہ و ما سکت عنہ فھو مما عفی عنہ۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، حلال وہ ہے جس کو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کیا۔ اور حرام وہ ہے جس کو اللہ نے اپنی کتاب میں حرام کیا، اور جس نے خاموش اختیار کی تو وہ ان امور میں سے ہے جس کی معافی دیدی گئی۔

خاتم المحققین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں اشعۃ اللمعات ج ۳ ص ۵۰۶ میں تحریر فرماتے ہیں ''ایں دلیل است برآنکہ اصل در اشیاء اباحت است'' یعنی یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ اصل اشیاء میں اباحت (جواز) ہے

ردالمختار ج ۱ ص ۷۱ میں تحریر سے ناقل ہیں:

بان المختار ان الاصل الاباحۃ عند الجمھور من الحنفیۃ و الشافعیۃ تمام حنفیوں اور شافعیوں کے نزدیک مختار مذہب یہ ہے کہ اصل مباح ہونا ہے۔

شامی ج ۵ ص ۳۰۵ میں ہے لیس الاحتیاط فی الافتراء علی اللہ تعالیٰ باثبات الحرمۃ او الکراھۃ الذین لا بدلھما من دلیل فی القول بالاباحۃ التی ھی الاصل. وہ حرمت یا کراہت جن کی دلیل ضروری ہے، ان

کے ثابت کرنے میں اللہ تعالیٰ پر افتراک کرنے میں احتیاط نہیں، بلکہ وہ اباحت جو اصل ہے اس کے قول میں احتیاط ہے۔

مذکورہ آیات مبارکہ احادیث کریمہ اور اقوال فقہاء کرام سے یہ ثابت اور واضح ہو گیا کہ اصل اشیاء میں اباحت (جواز) ہے، جب تک اس پر کوئی خاص دلیل حرمت قائم نہ ہو۔

جلوس نکالنا جائز:

لہذا رحمت عالم نور مجسم فخر آدم و بنی آدم حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے موقع پر خوشی و مسرت کا اظہار کرنا، چراغاں کرنا، جلوس محمدی نکالنا، اس میں حمد ہائے پروردگار عالم، نعت ہائے رسالت پڑھنا، بارگاہ رسالت میں درود وسلام کے تحفے پیش کرنا، گلاب چھڑکنا اور صدقات وخیرات کرنا شرعاً جائز بلکہ مستحب و مستحسن ہے، اور باعث اجر وثواب ہے۔

جب تک ان امور مذکورہ کی کراہت یا حرمت پر کوئی دلیل کراہت یا حرمت قائم نہ ہو، اس وقت تک یہ امور اپنی اصلی پر جائز ومباح ہی رہیں گے۔

جلوس محمدی اور دیگر امور کی کراہت یا حرمت پر دلیل کراہت یا حرمت کا قائم نہ ہونا خود اس کے جواز کی روشن دلیل ہے، اس کے علاوہ قرآن کریم، احادیث کریمہ، اقوال ائمہ وسلف، اور فتاویٰ علماء کرام سے بھی جلوس محمدی اور دیگر امور کا جواز اور استحباب واستحسان ثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا۔ (پ۴، سورۂ آل عمران رکوع ۳۔)

بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔ (کنزالایمان)

علامہ محمد بن عبدالباقی اپنی کتاب زرقانی میں سید عالم کے فرمان نحن حق لموسیٰ کے تحت تحریر فرماتے ہیں۔ یستفاد منه فعل الشکر لله علی ما من به فی یوم معین یعنی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ کے کسی احسان پر معین دن میں اظہار شکر ثابت ہے، پھر آگے فرمایا:

وای نعمة اعظم من بروز الهذا التی بنی الرحمة فی ذالك اليوم و علی هذا ينبغی ان تحری اليوم بعينه۔

یعنی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے بڑھ کر کون سی نعمت ہو سکتی ہے، لہذا اس دن کی تعیین میں کوشش سے (خوشی واظہار شکر) کرنا چاہئے، خود قرآن کریم میں نعمت کے دنوں کو یاد دلانے اور اس کے خوب تذکرہ پر امر استحسان موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے وذکرھم بایام اللہ (پ۱۳ سورۂ ابراہیم ع ۱۲)۔ اور انہیں اللہ کے دن یاد دلا۔ (کنزالایمان)

تفسیر مدارک التنزیل میں اسی آیت کریمہ کے تحت ہے بایام الانعام یعنی ایام اللہ سے مراد نعمت کے دن ہیں۔

اسی طرح تفسیر خزائن العرفان میں اس آیۃ کریمہ کے تحت ہے "ان ایام اللہ میں سب سے بڑی نعمت کے دن سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت و معراج

کے دن ہیں، ان کی یاد قائم کرنا، اس آیت کے حکم میں ہے۔

قرآن کریم میں ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے واما بنعمة ربك فحدث (پ۳۰ ضحیٰ ع ۱۷)

اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔ (کنزالایمان)

تفسیر نسفی میں ص ۳۲۴ میں ہے والصحیح انها تعم جمیع نعم الله۔ اور صحیح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں کو شامل ہے

مجلس میلاد مصطفےٰ کا ثبوت:

اس قسم کی کثیر آیات کریمہ ہیں کہ جن میں نعمتوں کے اظہار کا ذکر ہے، مجلس میلاد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جلوس محمدی میں اس نعمت عظیمہ کا ذکر ہوتا ہے، اس کی نعت پڑھی جاتی ہے، اس پر درود وسلام پڑھا جاتا ہے، لہذا ولادت باسعادت کے موقع پر جلوس محمدی نکالنا، اس نعمت عظیمہ کے چرچہ کا اور اس دن کی یاد منانے کا ایک اعلیٰ ذریعہ ہے، خود سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ولادت باسعادت کی یاد منائی ہے، چنانچہ پیر کے دن روزہ رکھنے کی جو وجہ بیان فرمائی وہ یہ ہی فرمائی، کہ هذا الیوم ولدت فیه و کما قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم یہ وہ دن ہے جس میں، میں پیدا ہوا، تو جس دن کی یاد خود رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منائیں، اس دن کی یاد منانے کے لئے اسی کے واسطے کب ثبوت کی ضرورت ہے۔

ابولہب کے مرنے کے بعد اس کو ایک شخص نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کیا حال ہے، ابولہب نے کہا میں جہنم میں ہوں لیکن ہر پیر کی رات میرے

لئے تخفیف ہو جاتی ہے، اور اس انگلی سے کچھ چوستا رہتا ہوں۔

و ذالك یاعتاقی لثوبة عند ما بشرتنی بولادة النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و بارضاعها له (الحاوی للفتاویٰ للسیوطی رحمۃ اللہ)

اور یہ عذاب کی تخفیف اس لئے ہو جاتی ہے کہ میں ثوبیہ کو جب کہ اس نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشخبری سنائی تو میں نے اسے آزاد کر دیا تھا، اور اس نے حضور کو دودھ پلایا تھا۔

امام ابن جزری نے فرمایا کہ جب ابولہب کافر کہ جس کی مذمت میں قرآن کریم کی آیت نازل ہوئی۔ اس کو حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خوشی منانے سے یہ جزا ملی، تو اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو رسول انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کی خوشی منائے فما حال المسلم الموحد من امته النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یسر بمولده.

(الحاوی للفتاوی جلد اول ۱۹۷)

علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے فرمایا:

ہمارے لئے مستحب ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کا یوں شکر ادا کریں کہ جمع ہو کر نیک کام کریں، کھانا کھلائیں، اور خوشی ومسرت کے طریقوں کا اظہار کریں" یستحب لنا ایضا اظهار الشکر بمولده بالاجتماع واطعام الطعام و نحو ذالك من وجوه القربات و اظهار لمسرات (الحاوی للفتاویٰ ص۱۹۶)

اورخود خداوند قدوس ارشاد فرماتا ہے قل بفضل اللہ و برحمتہ فبذالك فليفرحوا هو خير مما يجمعون (پ ۱۱ ع ۱۰)

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رب کا فضل بھی ہیں اور رحمت بھی۔

لہذا صورت مسئول عنہا میں ولادت باسعادت کی خوشی میں جلوس محمدی نکالنا بھی فرحت ومسرت کو شامل ہے۔اور اظہار خوشی کا عمدہ طریقہ ہے،اور اسی آیت مبارکہ پر عمل ہے، اور چونکہ یہاں خوشی مطلق ہے لہذا ہر جائز خوشی اس میں داخل ہے،خواہ وہ بشکل جلوس محمدی ہو، یا بشکل میلاد وقیام ،اور اطعام طعام ہو، جلوس محمدی وغیرہ کسی خاص طریقہ کے لئے ثبوت مطلق کے سوا کسی نئے ثبوت کی ہرگز حاجت نہ ہوگی۔ ہاں جو محض اس طریقہ کو ممنوع کہے وہ اس کی خاص ممانعت ثابت کرے،اور ناجائز یا بے اصل ہونے پر دلیل پیش کرے، دلیل کا پیش کرنا ناجائز کہنے اور بے اصل بتانے والے پر لازم ہے، جائز ومباح سمجھنے والے کے لئے تو صرف اس قدر کافی ہے کہ اس کی ممانعت قرآن وحدیث ،اور اقوال ائمہ وسلف میں نہیں ملتی، کیونکہ اصل اشیاء میں اباحت ہے کما مر۔

زید کا یہ قول کہ ’’استقبال کا جلوس اور روانگی پر مشایعت کا جلوس تو ضرور ثابت ہے اس کے علاوہ نہیں‘‘ غلط اور بے بنیاد ہے۔

اولا: تو اس لئے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کسی فعل کو کرنا تو اس کے جواز کی دلیل ہے، لیکن رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی فعل کو نہ کرنا اس کے ممنوع ہونے کی ہرگز دلیل نہیں ہوسکتا۔

چنانچہ علامہ قسطلانی مواہب لدنیہ مصری ج ۲ ص ۱۲۶ میں تحریر فرماتے

ہیں الفعل يدل على الجواز و عدم الفعل لا يدل على المنع یعنی کرنا تو جائز ہونے کی دلیل ہے،اور نہ کرنا دلیل ممانعت نہیں۔ کیونکہ دور صحابہ میں اس استدلال کو خود خلفاء راشدین نے مسترد فرمادیا ہے کمافی البخاری،اور جب رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کسی فعل کو نہ کرنا عدم جواز کی دلیل نہیں،تو صحابۂ کرام اور تابعین عظام کا کسی فعل کو نہ کرنا بدرجۂ اولیٰ عدم جواز کی دلیل نہیں ہوسکتا۔

ثانیا : اس لئے کہ اگر ان دو جلوسوں کے علاوہ کسی تیسرے جلوس کا ثبوت نہیں ہے،تو پھر جب فتوحات کے مواقع پر مفتوح علاقوں میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابۂ کرام کے جھرمٹ میں بشکل جلوس داخل ہوئے تو اس جلوس کا کیا نام دیا جائے گا۔

اس لئے کہ اس کو جلوس استقبال تو کہا نہیں جاسکتا، کیونکہ وہاں استقبال کرنے والا کون تھا، وہاں تو خود حضور صحابہ کے ہمراہ فاتح کی حیثیت سے داخل ہو رہے تھے،اور نہ جلوس مشایعت تھا کیونکہ وہ آمد پر تھا، نہ کہ روانگی پر، اور جلوس مشایعت وہ کہلاتا ہے جو روانگی پر ہو، نیز جب رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ معظمہ تشریف لے گئے تو بشکل جلوس تشریف لے گئے یا کسی اور طریقہ پر، ظاہر ہے کہ بشکل جلوس تشریف لے گئے،تو وہ جلوس کون سا تھا، نہ وہاں استقبال تھا اور نہ مشایعت۔

جلوس خلاف کعبہ:

ثالثا: اس لئے کہ اگر ان دونوں جلوسوں کے علاوہ کسی تیسرے جلوس کی شریعت میں اصل نہیں تو پھر جلوس تحریک ختم نبوت، جلوس شوکت اسلام کس

آیت قرآنی یا حدیث مبارک سے ثابت، اوران کے جواز کی کون سی دلیل ہے، پھر اگر جلوس مروجہ ایسا ہی غیر شرعی ہے تو سرزمین پاکستان پر ۱۹۶۴ء میں مولانا مودودی کے زیر اہتمام جلوس غلاف کعبہ نکلا، اس جلوس کے اہتمام کے لئے مولانا مودودی نے مندرجہ ذیل علماء پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی تھی۔

(۱) مولانا عبدالرحمٰن (دیوبندی علماء کے گروہ سے)

(۲) مفتی محمد حسین نعیمی (بریلوی علماء کے گروہ سے)

(۳) مولانا حافظ کفایت حسین (شیعہ علماء کے گروہ سے)

(۴) حاجی محمد اسحاق حنیف (ناظم نشرواشاعت جمیعۃ اہل حدیث)

اس کمیٹی میں دوسرے دانشوران قوم وملت بھی شامل تھے۔ اس جلوس کے لئے اسپیشل ٹرین بھی جاری کرائی گئی، مولانا مودودی کا بیان ہے کہ میں خود بھی جلوس میں شریک تھا، جو تقریبا سات لاکھ افراد پر مشتمل تھا، جلوس انتہائی کامیابی سے نکلا، اور ایسی محویت تھی کہ پورا جلوس اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کے ذکر کے سوا کوئی چیز قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ پھر چند سطور کے بعد لکھتے ہیں کہ

> مجمع میں سے اگر کچھ لوگ لپک کر غلاف کعبہ کو چوم بیٹھے، یا کچھ لوگوں نے غلط نعرے لگا دئے، یا اور کوئی بے جابات کر گزرے، تو کیا صرف اس وجہ سے اس خیر عظیم پر پانی پھیر دیا جائے گا، جو اتنے بڑے پیمانے پر اس روز شہر لاہور میں رونما ہوئی؟ یہ تو مکھی کا سا حال ہو کر ساری پاک چیزوں کو چھوڑ کر وہ گندگی ہی تلاش کرتی ہے، اور کہیں اس کی کوئی چھینٹ پا جائے تو اس پر جا بیٹھتی ہے۔ (رسائل ومسائل حصہ چہارم ص ۲۴۳ ص ۲۴۴)

تاریخی حیثیت کا جلوس:

(۱) نیز اس سرزمین رامپور پر ۲۹ محرم ۱۳۰۲ھ میں جب مدینہ منورہ سے رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کچھ تبرکات جن میں موئے مبارک بھی تھا، رامپور آئے تو الحاج نواب کلب عالی خاں صاحب والی رامپور کی طرف سے کمال عقیدت ومحبت اور بے حد اکرام واحترام کے ساتھ شاہی آن بان سے ہاتھیوں، گھوڑ سواروں، اور پیدل لوگوں رامپور میں عظیم الشان جلوس نکالا گیا (اخبار الصاوید، ج ۲ ص ۲۱۴)

(۲) الحاج نواب کلب علیخاں صاحب بہادر ہر سال ۱۲ ربیع الاول کو نکھے کے نام سے ایک جلوس بہت ہی عظیم الشان پیمانے پر نکالا کرتے تھے، اور وہ جلوس کوٹھی بدر منیر سے روانہ ہو کر اس قدم تشریف پر اختتام پزیر ہوتا تھا۔

(۳) خود علماء رامپور خصوصا مولانا محمد علی جوہر اور ان کے بھائی مولانا شوکت علی اور دیگر علماء ودانشوران قوم وملت نے بھر پور کوشش کر کے سرزمین بمبئی پر ۱۲ ربیع الاول کو جلوس محمدی نکالا، اور تقریبا ساٹھ سال سے آج تک بمبئی میں ۱۲ ربیع الاول کو جلوس نکلتا ہے، بمبئی کے بعد بنگلور، حیدرآباد واله آباد، دہلی، کانپور، لکھنو، بدایوں، بریلی اور مراد آباد وغیرہ میں نکلنا شروع ہوا، اور آج تک ان تمام مذکورہ مقامات اور دیگر سینکڑوں مقامات پر انتہائی شان وشوکت کے ساتھ جلوس محمدی نکلتا ہے، نیز رامپور میں سرکار دو عالم کے جبہ شریف کا جلوس نکلتا تھا، اور اس میں سارے لوگ شریک ہوتے تھے، رامپور کے کسی عالم نے اس کو غیر شرعی نہ کہا، نہ مفتی شرف الدین صاحب (مفتی عدالت رامپور) نے

کہا۔ نہ مفتی سعد اللہ صاحب رامپوری نے، نہ مولوی عبد العلی صاحب (ماہر ریاضیات) رامپوری نے کہا، نہ مولوی سلام اللہ صاحب رامپوری نے، اور نہ مولوی ارشاد حسین صاحب مجددی رامپوری نے کہا، نہ مولوی نور الحسین صاحب مجددی رامپوری نے۔ نہ مولوی امداد حسین صاحب مجددی رامپوری نے کہا، نہ مولوی سلامت اللہ صاحب رامپوری نے، اور نہ مولوی عبد الغفار خاں صاحب رامپوری نے کہا، نہ مولوی ریحان حسین صاحب مجددی رامپوری نے کہا، نہ مولوی معراج حسین صاحب مجددی رامپوری نے، اور نہ مولانا ہدایت رسول صاحب رامپوری نے کہا، نہ مولوی سید شجاعت علی صاحب رامپوری نے۔ جب کہ یہ سب کے سب حق گو اور نڈر علماء تھے، اور حق گو علماء کے ساتھی تھے۔ پھر یہ وہ زمانہ تھا کہ حکومت نواب کلب علی خاں کرتے تھے، اور حکم حضرت علامہ مفتی شاہ محمد ارشاد حسین صاحب مجددی رامپوری کا چلتا تھا، جب مولوی ارشاد حسین صاحب مجددی دربار میں آتے تھے تو نواب کلب عالی خاں تعظیماً کھڑے ہو جاتے تھے، اگر وہ ان جلوسوں کو غیر شرعی سمجھتے تو یقیناً آواز اٹھاتے، اور نواب کلب عالی خاں کو ہرگز غیر شرعی فعل کرنے کی طرف راغب نہ ہونے دیتے، مگر ان حضرات علماء رامپور نے (کہ جن پر علم وتقویٰ ناز کرتا تھا، اور آج ان کے پایہ کا کوئی بھی عالم میری نظر میں رامپور میں نہیں) ان جلوسوں سے نہیں روکا، کیا یہ سب علماء جاہل تھے نعوذ باللہ؟ اور ان کو قرآن وحدیث اور فقہ حنفی نہیں آتی تھی، کیا ان کے سامنے شرعی حکم نہ تھا، کیا آج کے علماء شریعت سے واقف ہیں، اور وہ ناواقف تھے؟

رابعاً: اگر زید مولوی وجیہ الدین احمد رامپوری کی نظر میں جلوس محمدی غیر شرعی ہے، تو پھر جب پہلی بار رام پور میں جلوس محمدی نکلا تھا، اور جلوس محمدی کے اختتام پر ہزاروں کے مجمع میں آستانہ عالیہ جمالیہ پر ۲۳؍جنوری ۱۹۸۱ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء زید مولوی وجیہ الدین احمد رامپوری کی تقریر ہوئی تھی، تو اس وقت زید مولوی وجیہ الدین احمد رامپوری پر لازم تھا کہ وہ اس کو غیر شرعی ثابت کرتے، اور بتاتے کہ جلوس محمدی کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے، حالانکہ زید مولوی وجیہ الدین احمد رامپوری نے جلوس محمدی کی شرعی حیثیت ثابت کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ:

> حضور کی زندگی ولادت باسعادت سے پہلے تو عالم غیب میں تھی، اس زندگی کے متعلق جو میلاد مبارک کا جلسہ کرتے ہوں گے، وہ فرشتے کرتے ہونگے، بھائی ہم اس ظاہری عالم کے اندر ہیں جس کو عالم ناسوت کہا جاتا ہے، عالم جسمانی کہا جاتا ہے، حضور جب اس عالم جسمانی میں تشریف لائے تو ہم نے میلاد مبارک انکا پڑھنا شروع کر دیا۔ میری زبان سے یہ نکل گیا کہ فرشتے کرتے ہونگے میلاد۔
>
> کیا کوئی بات اس کی اصل بھی ہے؟ خصائص کبریٰ میں شیخ جلال الدین سیوطی نے ایک حدیث نقل کی ہے کہ جب حضور معراج میں گئے تو ہر آسمان کے اوپر ایک لمبا چوڑا، شاندار نورانی ستون دیکھا، فرمایا جبرئیل یہ ہر آسمان پر ستون کیسا

ہے، تو جبرئیل امین نے کہا کہ اے محمد مصطفیٰ جس دن آپ کی
ولادت باسعادت ہوئی تھی، تو فرشتوں نے ہر آسمان پر یہ
ستون بنایا تھا، وہ ستون چمک رہا ہے، فرشتوں نے وہاں
ستون بنادئے، اور تم نے بھائی یہاں پر کچھ جھنڈے ہلادے،
کچھ روشنیاں کردیں، تم فرشتے تو نہیں، ہو مگر فرشتوں کی نقل
ضرور کررہے ہو۔ (خطیب اعظم کی تقریر کا یہ اقتباس من وعن
کیسٹ سے نقل کیا گیا ہے۔

تو زید (خطیب اعظم رامپور) ایک طرف جلوس محمدی کو فرشتوں کی نقل بتائے، اور دوسری طرف اس کو ڈرامہ کہے، اب اس کے ان دو متضاد قولوں میں سے کون سا قول معتبر اور قابل عمل ہے، اس کی وضاحت کی ذمہ داری خود زید پر ہے، اور اگر واقعۃً جلوس محمدی کی کوئی اصل اور کوئی شرعی حیثیت نہیں تھی، تو وہ کتابچہ جو اسلام میں جلوس کی شرعی حیثیت کے عنوان سے زید (خطیب اعظم رامپور) کے سوال پر مفتیٔ فرقانیہ کے جواب ودیگر علماء (کہ جن میں بعض کو فاسق ہونے کے سبب حق تصدیق بھی حاصل نہ تھا ان کی تصدیقات کے ساتھ شائع ہوا، تو اس میں جلوس محمدی کی وضاحت کیوں نہیں تھی، مسئلہ رامپور میں جلوس محمدی کا چل رہا تھا اور چل رہا ہے یا صرف جلوس کا۔ وہ کتابچہ صرف جلوس کی شرعی حیثیت کے عنوان سے کیوں شائع کیا گیا، پھر زید (خطیب اعظم رامپور) نے سوال کیا تھا کہ کتب معتبرہ کے حوالوں سے جواب دیجئے، اور مفتیٔ فرقانیہ نے کسی ایک کتاب کا بھی حوالہ نہیں دیا، اگرچہ غیر شرعی بتایا مگر شرعی ثابت کرنے کے لئے

جب کتب معتبرہ کے حوالے درکار ہیں تو غیر شرعی ثابت کرنے کے لئے بھی تو سند اور کتب معتبرہ کے حوالوں کی ضرورت ہے، پھر اگر مفتیٔ فرقانیہ رامپور کے نزدیک جلوس محمدی غیر شرعی ہے تو وہ صرف رامپور کے لئے یا رامپور کے علاوہ کے لئے بھی، اور رامپور اور بیرون رامپور ہر دو جگہ کے لئے غیر شرعی ہے، تو پھر ہلدوانی میں جلوس محمدی کی حمایت اور جلوس محمدی کی اجازت دئے جانے کی۔ حکومت یوپی سے مندرجہ ذیل تحریر ہلدوانی ضلع نینی تال کے متعلق شائع کرائی:

یہ معلوم ہوکر بڑا دکھ ہوا کہ وہاں کے مسلمان ۱۲ربیع الاول کو
میلاد مبارک کے سلسلے میں ایک جلوس نکالنا چاہتے تھے، مگر
حکومت کے نمائندوں نے جلوس محمدی کے نکالنے پر بے وجہ
پابندی عائد کردی، جس سے وہاں کے مسلمانوں کے
جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے، اس کی وجہ سے وہاں کے مسلمان پر
امن مظاہرہ کرکے حکومت پر یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ
حکومت کا یہ اقدام دورِ جمہوریت میں نامناسب ہے، لہذا
ہمیں بھی ہلدوانی کے مسلمانوں سے، اور ان کے مطالبے سے
پوری پوری ہمدردی ہے، اور حکومت یوپی سے پرزور خواست ہے
کہ وہاں کے مسلمانوں کو جلوس نکالنے کی اجازت دی دے تا
کہ وہاں کی اقلیتی پبلک کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے۔
منجانب محبوب علی وجیہی عفی عنہ، امام جامع مسجد، رامپور مورخہ
۱۶رفروری ۱۹۸۰ء (روزنامہ ناظم رامپور) کے ساتھ پرزور

اپیل کیوں؟

بالجملہ زید کا قول سرے سے غلط اور باطل ہے، اور جلوس محمدی کا جواز بلکہ استحسان واستحباب شریعت مطہرہ میں ثابت ہے، اور جو اس کو غیر شرعی یا ناجائز کہے، اس پر لازم ہے کہ ناجائز ہونے، یا غیر شرعی ہونے کی دلیل پیش کرے ۔ھاتوابرھا نکم ان کنتم صادقین لاؤ اپنی دلیل اگر تم سچے ہو۔ ھذا ما ظھر لی واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ

فقیر سید شاہد علی قادری رضوی غفرلہ القوی

دارالافتاء الجامعۃ الاسلامیہ گنج قدیم رامپور

(مورخہ ۱۶ر صفر المظفر ۱۴۰۴ء بروز سہ شنبہ)

(۱) صح الجواب:

وانا الفقیر محمد شمشاد حسین رضوی

سابق مدرس الجامعۃ الاسلامیہ گنج قدیم رامپور یوپی

(۱۶ر صفر المظفر ۱۴۰۴ھ)

(۲) صح الجواب　　فضل رحمٰن مسجد چنبیلی والی رامپور

(۱۶ر صفر ۱۴۰۴ھ مطابق ۲۲ر نومبر ۱۹۸۳ء)

(۳) الجواب صحیح:

فقیر محمد انور علی رضوی غفرلہ

سابق مدرس الجامعۃ الاسلامیہ رامپور

حال مدرس شیخ الادب منظر اسلام بریلی

(۴) الجواب ھو الصواب واللہ تعالیٰ اعلم

نجف علی القادری

مدرس الجامعۃ الاسلامیہ گنج قدیم رامپور

(بتاریخ ۱۶ر صفر المظفر ۱۴۰۴ھ)

(۵) الجواب صحیح:

احمد نواز رضوی

مدرس دارالعلوم گلشن بغداد رامپور

(۶) الجواب صحیح:　　معین رضوی

سابق مدرس دارالعلوم گلشن بغداد رامپور یوپی

(مورخہ ۱۷ر صفر المظفر ۱۴۰۴ھ)

(۷) الجواب صحیح والمجیب نجیح:

محمد حنیف خاں رضوی

مدرس دارالعلوم گلشن بغداد رامپور

حال پرنسپل جامعہ نوریہ رضویہ باقر گنج بریلی شریف

(مورخہ ۱۶ر صفر المظفر ۱۴۰۴ھ)

(۸) ھذا ھو الجواب:

محمد ریاض ارشد

مدرس دارالعلوم گلشن بغداد رامپور

(مورخہ ۱۶؍صفر مظفر ۱۴۰۴ھ)

(۹) نعم الجواب وحبذا التحقیق:

محمد فاروق رضا رضوی قادری

مدرس مدرسہ الجامعۃ الاسلامیہ گنج قدیم رامپور

(مورخہ ۱۶؍صفر المظفر ۱۴۰۴ھ)

شہنشاہ والا کی آمد آمد

از: تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم قدس سرہ

یہ کس شہنشاہ والا کی آمد آمد ہے
یہ کون سے شہ بالا کی آمد آمد ہے
یہ آج تارے زمیں کی طرف ہیں کیوں مائل
یہ آسمان سے پیہم ہے نور کیوں نازل
یہ آج کیا ہے زمانے نے رنگ بدلا ہے
یہ آج کیا ہے کہ عالم کا ڈھنگ بدلا ہے
یہ آج کا ہے کی شادی ہے عرش کیوں جھوما
لب زمیں کو لب آسماں نے کیوں چوما
ساوا ڈوبا ہوا اور ساوا خشک ہوا
خزاں کا دور گیا موسم بہار آیا
سلام آپ پر نازل کرے صلاۃ وسلام
بلند ذکر کرے آپ کا ہمیشہ مدام
یہی ہے جن ملائک سلام کرتے ہیں
انہی کی مدح ثنا صبح وشام کرتے ہیں

تصانیف

حضرت تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری بریلوی

حضرت کی اردو میں شائع ہونے والی تصنیفات درج ذیل ہیں:

تصویروں کا شرعی حکم	تین طلاقوں کا شرعی حکم
ایک غلط فہمی کا ازالہ	ٹی وی ویڈیو کا آپریشن
دفاع کنزالایمان	آثار قیامت
ہجرت رسول	شرح حدیث نیت
ٹائی کا مسئلہ	جدید ذرائع ابلاغ
چلتی ٹرین میں نماز کا مسئلہ	جلوس محمدی کا ثبوت
سنو چپ رہو	ذکر حضور مفتی اعظم
حضرت ابراہیم کے والد کا نام	فضیلت صدیق اکبر

تصانیف حضرت مولانا محمد شہاب الدین رضوی

مفتی اعظم اور ان کے خلفاء	تاریخ جماعت رضائے مصطفےٰ
مفتی اعظم کے سیاسی افکار	سوانح مولانا نقی علی خاں بریلوی
مولانا رضا علی خاں بریلوی اور جنگ آزادی	مولانا حسنین رضا بریلوی حیات وخدمات
حیات تاج الشریعہ	نوادرات تاج الشریعہ
دعوت شریعت	تحریک عدم تقلید اور جامع الشواہد
تاریخ وعقائد جماعت اہل حدیث	اسلامیان ہند کے قومی ملی مسائل
دنیا اسلام کی تلاش میں	جہاد آزادی روہیل کھنڈ
عدل وانصاف کا قرآنی مفہوم	گستاخ رسول کی سزا
سوانح برہان ملت	حیات اعلیٰ حضرت (ہندی)
حیات تاج الفحول	تحریک شدھی اور علماء اہل سنت

ملنے کا پتہ

اسلامک ریسرچ سینٹر محلہ سوداگران، رضانگر، بریلی شریف (یو پی)

تعارف اسلامک ریسرچ سینٹر بریلی شریف

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر اکابرین اہلسنت کے افکار و نظریات اور تعلیمات کی نشر و اشاعت کے جامع منصوبہ پر عمل پیرا ہو کر اسلامک ریسرچ سینٹر درجنوں کتابیں شائع کر چکا ہے۔ ہمارا تصنیفی و اشاعتی مقصد کے ساتھ ہی ساتھ مدارس کے اساتذہ و طلبہ کو مصنف، مضمون نگار، ترجمہ نگار اور قلم کا شاہ کار بنانے کی بھی کوشش ہے۔ بین الاقوامی تقاضوں کے تحت مختلف زبانوں میں اپنی آواز پر ایک ایک فرد تک پہنچانے کی مخلصانہ جدو جہد کی جا رہی ہے۔ جدید طرز نگارش اور مثبت فکری علمی و تحقیقی انداز سے سیرت و تاریخ دعوت و تبلیغ اور رضویات و[illegible]یات کے موضوعات پر کتابیں تصنیف کی جا رہی ہیں۔ اور خوبصورت انداز میں شائع کر کے عالم اسلام کے سامنے منظر عام پر لایا جا رہا ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ بریلی شریف میں تصنیف و تالیف، ترجمہ و تخریج اور تنظیم و تحریک کا ایک مضبوط و موثر ادارہ ثابت ہو۔ ہم نے اس سمت بہتر پیش رفت کی ہے۔ ہماری کتابوں کا ضرور مطالعہ کریں، اور اپنے تاثرات سے نوازیں۔

Distributed by

ALL INDIA TANZEEM ULMAYE ISLAM

H.Block, House number 123 New Seelampur New Delhi 110053